خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعرات 12 اکتوبر 1995ء

روزنامہ الفضل ربوہ

خطبہ نمبر 25

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ایڈیٹر: نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد 45-80 نمبر 229 | جمعرات 16 جمادی الاول-1416ھ، 12 اخاء 1374ھش، 12-اکتوبر 1995ء

حقیقی توبہ یہ ہے کہ نفس کی قربانی کی جاوے

لوگوں کو توبہ کی حقیقت کا علم نہیں۔ توبہ اس بات کا نام نہیں کہ صرف منہ سے توبہ کا لفظ کہہ دیا جائے بلکہ حقیقی توبہ یہ ہے کہ نفس کی قربانی کی جاوے جو شخص توبہ کرتا ہے وہ اپنے نفس پر انقلاب ڈالتا ہے گویا دوسرے لفظوں میں وہ مرجاتا ہے۔ خدا کے لئے جو تغیر عظیم انسان دکھ اٹھا کر کرتا ہے تو وہ اس کی گذشتہ بداعمالیوں کا کفّارہ ہوتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اپنے اندر قوت جاذبہ پیدا کرو۔ اور قوت جاذبہ اس وقت پیدا ہوگی جب تم صادق (صاحب ایمان) بنو گے اور اگر تم صادق نہیں تو تمہاری نصیحت ایسی ہے جیسے پرنالہ کا پانی موجب فساد ہوتا ہے۔ پس صادق کے واسطے ورزش کی اشد ضرورت ہے جیسے ایک پہلوان کے سامنے تمہاری کیا ہستی ہے کہ مقابلہ کرسکو اگرچہ وہ بھی تمہارے جیسا آدمی تھا۔ جسمانی نشوونما میں اس نے ترقی کی اور ورزش کرکے یہ طاقت حاصل کی۔ پس تم روحانی قویٰ میں ورزش کرکے روحانی پہلوان یعنی صادق (صاحب ایمان) بنو۔ جو شخص اپنا نشوونما نہیں کرتا وہ تو اپنے کنبہ کو بھی درست نہیں کرسکتا۔ پس قوت روحانی پیدا کرو۔ دیکھو نبی، رسول سب ایک ایک ہوکر ہی آئے ہیں مگر وہ صادق اور جاذب تھے۔ مال کی غریبی اور کمزوری جدا چیز ہے۔

روحانی قوت ہونی چاہئے۔ ہاں کشش میں بھی وہی سعادت مند ہوتے ہیں جن کو کچھ مناسبت ہوتی ہے۔ مثلاً انجن سرد ہے تو فائدہ نہیں دے سکتا ہے۔ اگر خوب گرم ہے تو سو گاڑی بھی لے جاوے گا۔ پس گرم اور پُر تاثیر (صاحب ایمان) بنو۔ (-)

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 179)

حقیقی تقویٰ سے نور حاصل ہوتا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

جہاں تک دنیوی علوم کا تعلق ہے وہ میری اس تمہید کے بعد دو حصوں میں بٹ جائیں گے ایک ایسے دنیوی علوم کا حصول اور ان کا استعمال جو تقویٰ کی بنیادوں پر نہیں اور ایک ایسے دنیوی علوم کا حصول اور ان کا استعمال جو تقویٰ کی بنیادوں کے اوپر قائم ہے۔ انسان کی حقیقی فلاح اور خیر کے لئے وہی علوم ہیں وہی تحقیق ہے وہی Discoveries (ڈس کوریز) ہیں دست قدرت نے جو پیدا کیا اس کے نئے رموز کا حاصل کرنا ہے۔ جو تقویٰ کے ساتھ بندھا ہوا ہے۔ جس وقت انسان زیادہ بہک جائے تو کہتا ہے کہ ہمیں خدا تعالیٰ کی ہدایت کی ضرورت نہیں ہے ہم خود ہی اپنے کام سنبھال لیں گے۔ سب سے زیادہ علم تو میں نے بتایا ہے کہ اس دنیا کے انسان نے حاصل کیا اور سب سے زیادہ ہلاکت کے سامان اس دنیا کے انسان نے پیدا کئے، سب سے زیادہ تعداد میں انسانوں کو اس دنیا کے انسان نے ہلاک کیا۔ انہوں نے جاپان میں جو دو اٹامک بم گرائے تھے امریکہ کی بڑی مہذب دنیا نے جو اس وقت دنیوی علوم میں دنیا کی راہبر ہے اور قیادت ان کے ہاتھ میں ہے انہوں نے ایک بم سے سارا شہر تباہ کردیا، بچے بوڑھے دودھ پیتے بچے بھی اور بوڑھی عورتیں بھی ان میں شامل تھیں، کئی لاکھ آدمی کو آن واحد میں تباہ کردیا۔ لیکن جب

باقی صفحہ 7 پر

صبر ہی ہے جو دلوں کو فتح کر لیتا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

امراء اضلاع اور وقف عارضی

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

"..... امراء اضلاع کو اس طرف فوری توجہ دینی چاہئے۔ (.....) امراء اضلاع جماعت کے مستعد اور مخلص احباب کو اپنی ذمہ داری کی طرف متوجہ کریں تا زیادہ سے زیادہ احمدی اس مقصد میں (وقف عارضی۔ ناقل) کے پیش نظر اور خدمت دین کے لئے اپنے وقت کا ایک تھوڑا اور حقیر سا حصہ پیش کریں۔"

(نظارت اصلاح و ارشاد۔ وقف عارضی)

درخواست دعا

○ مکرم مرزا امتیاز احمد صاحب کارکن وکالت علیا اطلاع دیتے ہیں:۔

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی صحت کے بارہ میں تحریر ہے کہ ان کی طبیعت تاحال کافی خراب چل رہی ہے۔ ادویات کے استعمال سے بھی خاطر خواہ افاقہ نہیں ہو رہا۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ محترم میاں صاحب کو جلد کامل صحت سے نوازے۔

اعلان برائے لجنات

○ یکم دسمبر 1995ء تک سامان برائے صنعتی نمائش ربوہ پہنچ جانا چاہئے۔

(سیکرٹری صنعتی نمائش لجنہ)

روزنامہ الفضل کے نمائندہ کا دورہ برائے اشتہارات

○ مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب اوکاڑہ اپنے دورہ کے دوران گوجرانوالہ، گجرات، جہلم، منڈی بہاؤالدین برائے حصول اشتہارات تشریف لے جا رہے ہیں۔ عہدیداران جماعت احمدیہ و احباب جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست کی جاتی ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

12- اخاء 1374 ھش　　　12 - اکتوبر 1995ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

1- میں نے پہلے بھی بیان کیا کہ لوگ ایک دھوکا میں پڑ جاتے ہیں کہ ہم پر اگر مصیبتیں آئیں تو کیا ہوا- انبیاء علیہم السلام پر بھی مصیبتیں آئی ہیں- لیکن وہ نہیں جانتے کہ انبیاء علیہم السلام کی مصیبتوں اور تکلیفوں اور مصیبتوں سے ان کی مصائب اور مشکلات کو کوئی نسبت نہیں- انبیاء علیہم السلام کی مصائب میں لذت ہوتی ہے- وہ قرب الٰہی کے پانے کا موجب ہوتی ہیں- ان سے محبت بڑھتی ہے اور ان کا فوق العادت استقلال اور رضاء و تسلیم اعلیٰ درجے کی معرفت کا باعث بنتا ہے- برخلاف اس کے یہ مصیبتیں اور وبائیں جو گناہ کی شامت سے آتی ہیں- ان میں درد اور تکلیف کے علاوہ خدا سے بُعد ہوتا ہے اور ایک تاریکی چھا جاتی ہے- آخر بالکل تباہی اور بربادی ہو جاتی ہے- اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ ایک زہر ہے- زہر کھا کر کوئی بچ نہیں سکتا- پس گناہ کی زہر کھا کر یہ توقع کرنا کہ وہ بچ جائے گا- خطرناک غلطی ہے- یقیناً یاد رکھو جو گناہ سے باز نہیں آتا وہ آخر مرے گا- اور ضرور مرے گا- اللہ تعالیٰ نے انبیاء اور رسل کو اسی لئے بھیجا اور اپنی آخری کتاب (کلام الٰہی) اس لئے نازل فرمائی کہ دنیا اس زہر سے ہلاک نہ ہو- بلکہ اس کی تاثیرات سے واقف ہو کر بچ جائے-

2- تمہیں چاہئے کہ وہ لوگ جو محض اس وجہ سے تم کو چھوڑتے اور تم سے الگ ہوتے ہیں کہ تم نے خدا تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلہ میں شمولیت اختیار کرلی ہے' ان سے دنگا یا فساد مت کرو- بلکہ ان کے لئے غائبانہ دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی وہ بصیرت اور معرفت عطا کرے جو اس نے اپنے فضل سے تمہیں دی ہے- تم اپنے پاک نمونہ اور عمدہ چال چلن سے ثابت کرکے دکھاؤ کہ تم نے اچھی راہ اختیار کی ہے دیکھو میں اس امر کے لئے مامور ہوں کہ تمہیں بار بار ہدایت کروں کہ ہر قسم کے فساد اور ہنگامہ کی جگہوں سے بچتے رہو- اور گالیاں سن کر بھی صبر کرو- بدی کا جواب نیکی سے دو اور کوئی فساد کرنے پر آمادہ ہو تو بہتر ہے کہ تم ایسی جگہ سے کھسک جاؤ- اور نرمی سے جواب دو- بار بار ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص بڑے جوش سے مخالفت کرتا ہے اور مخالفت میں وہ طریق اختیار کرتا ہے جو مفسدانہ طریق ہو- جس سے سننے والوں میں اشتعال کی تحریک ہو- لیکن جب سامنے سے نرم جواب ملتا ہے اور گالیوں کا مقابلہ نہیں کیا جاتا تو خود اسے شرم آجاتی ہے اور وہ اپنی حرکت پر نادم اور پشیمان ہونے لگتا ہے میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ صبر کو ہاتھ سے نہ جانے دو- صبر کا ہتھیار ایسا ہے کہ توپوں سے وہ کام نہیں نکلتا جو صبر سے نکلتا ہے- صبر ہی ہے جو دلوں کو فتح کرلیتا ہے-

3- جو شخص مصلح بننا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ پہلے خود روشن ہو- اور اپنی اصلاح کرے- دیکھو یہ سورج جو روشن ہے پہلے اس نے خود روشنی حاصل کی ہے- میں یقیناً سمجھتا ہوں کہ ہر ایک قوم کے معلم نے یہی تعلیم دی ہے- لیکن اب دوسرے پر لاٹھی مارنا آسان ہے لیکن اپنی قربانی دینا مشکل ہو گیا ہے- پس جو چاہتا ہے کہ قوم کی اصلاح کرے اور خیر خواہی کرے- وہ اس کو اپنی اصلاح سے شروع کرے قدیم زمانے کے رشی اور اوتار جنگلوں اور بنوں میں جا کر اپنی اصلاح کیوں کرتے تھے- وہ آج کل کے لیکچراروں کی طرح زبان نہ کھولتے تھے- جب تک خود عمل نہ کرلیتے تھے- یہی خدا کے قرب اور محبت کی راہ ہے- جو شخص دل میں کچھ نہیں رکھتا- اس کا بیان کرنا پرنالے کے پانی کی طرح ہے- جو جھگڑے پیدا کرتا ہے- اور جو نور معرفت اور عمل سے بھر کر بولتا ہے- وہ بارش کی طرح ہے جو رحمت سمجھی جاتی ہے- اس وقت میری نصیحت یاد رکھیں-

میں نے سوچا ہے آنے والا دن
آج کے دن سے کچھ تو بہتر ہو
شامل حال ہو خدا کا فضل
اور سعی عمل بھی بڑھ کر ہو

ابوالاقبال

خدا خدا ہے خدا کو خدا ہی سمجھو تم
وہ سب سے برتر و اعلیٰ ہے اور توانا ہے
جو اس کو قادر مطلق یقین کرتا ہے
وہی ہے اہل فرد اور وہی تو دانا ہے

مانا ہے اس میں نام ہے عزو وقار ہے
میرے لئے یہ راہگزر خار زار ہے
اوروں کا اعتبار بہت دور کی ہے بات
اپنا بھی میرے دل کو کہاں اعتبار ہے

مجھ کو میری سوچ کر دیتی ہے مسرور و اداس
ہے کبھی امید غالب اور کبھی غالب ہے یاس
راستہ سیدھا ہے میرا اور ہے بھی صاف تر
پھر بھی کیوں ہے میرے دل میں شدت خوف وہراس

بے اعتماد ہو کے جو کرتا ہے کوئی کام
کرتا نہیں زمانہ کبھی اس کا احترام
میلی نظر سے دیکھنے لگتے ہیں اس کو لوگ
کھو بیٹھتا ہے اپنے پرائیوں میں ننگ و نام

دوستوں کے واسطے ہر دوست ہے مانند گل
اور وہی دشمن کے پہلو میں چبھا ہے مثل خار
بات تو آسان ہے لیکن سمجھ آتی نہیں
کس کی مانیں اور کس کی بات پر ہو اعتبار

ابوالاقبال

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگر تم چاہتے ہو کہ خدا تعالیٰ تمہارے قصور معاف کرے تو لوگوں کے قصور معاف کرو۔ باہم عفو اور درگذر سے کام لیں

آپس میں اتفاق و محبت پیدا کئے بغیر کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی

(خطبہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی۔ فرمودہ 23 اپریل 1926ء)

(فرمودہ 23-اپریل 1926)

تشہد' تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

(اہل ایمان) کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خود ایک صحیح طریق عمل بیان فرمایا تھا اور وہ طریق عمل بیان فرمایا تھا جو کہ باقی تمام مذاہب کی تعلیم سے اعلیٰ اور ارفع اور اکمل ہے۔ مگر باوجود اس کے میں نے دیکھا ہے کہ کئی لوگ اس قسم کے ہیں جو اس طریق کو چھوڑ کر اپنے لئے نئی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ اور اس کی وجہ سے خود بھی دکھ اور تکلیف میں پڑتے ہیں۔ اور دوسروں کو بھی تکلیف میں ڈالتے ہیں۔ ہماری جماعت اب خدا کے فضل سے روز بروز ترقی کر رہی ہے۔ اور ایسے دور دراز علاقوں میں پھیل رہی ہے۔ جہاں کے لوگ پہلے ہماری جماعت کا نام بھی نہ جانتے تھے۔ اور انہیں یہ بھی معلوم نہ تھا کہ دنیا میں کسی شخص نے (-) دعویٰ کیا ہے۔ انہیں جب یہ علم پہنچا تو اس کو پا کر انہوں نے اس پر غور و فکر کیا۔ بعض دفعہ اس کی مخالفت بھی کی۔ اس سے استہزاء بھی کیا۔ لیکن آخر بعض کے دل خدا تعالیٰ نے کھول دیئے اور وہ سلسلہ میں داخل ہو گئے۔ بات یہ ہے کہ دنیا کے دور دراز ممالک میں خود بخود سلسلہ اپنے لئے آپ رستہ بنا رہا ہے۔ جس طرح دریا کا پانی جب چلتا ہے۔ تو آگے سے آپ ہی رستہ بنتا جاتا ہے۔ انسانوں کے لئے سڑکیں تیار کی جاتی ہیں۔ لیکن دریاؤں کے لئے رستہ نہیں بنایا جاتا۔ دریا پہاڑوں اور جنگلوں میں خود بخود رستہ بنا کر گزر جاتے ہیں۔ ان کے آگے جو کچھ آئے اسے خود بخود ہٹا لیتے ہیں۔ غرض جس طرح دریاؤں کے لئے رستہ تیار کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اسی طرح سلسلہ احمدیہ کے لئے (-) آپ ہی آپ رستہ بنتا جاتا ہے اور جماعت بڑھتی جاتی ہے نئے ممالک نئی بستیوں اور نئے براعظموں کے لوگ قبول کرتے جاتے ہیں اور جب کسی سلسلہ کی اشاعت مختلف بلاد میں ہونی شروع ہو جاتی ہے تو تربیت کا پہلو ہمیشہ کمزور ہوتا جائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ انبیاء کے زمانہ میں ان کو ماننے والوں کا جو رنگ نظر آتا ہے وہ بعد میں نظر نہیں آتا۔ اس کی وجہ یہ نہیں کہ جماعت روحانیت میں کمزور ہو جاتی ہے۔ بلکہ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ جماعت ایسی جگہوں میں بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ جہاں تربیت پورے طور پر نہیں ہو سکتی تربیت کرنے والوں کی ذمہ داریاں اتنی وسیع ہو جاتی ہیں کہ قریب کے علاقہ کی بھی پوری پوری نگرانی نہیں کی جا سکتی اس وجہ سے بعض لوگوں کی تربیت میں کمی رہ جاتی ہے۔ اور نقص دور نہیں ہو سکتا۔ مخالفین کو ایسے لوگوں کے نقص تو نظر آ جاتے ہیں۔ مگر ان ہزاروں اور لاکھوں انسانوں کی خوبیاں جن کی تربیت مکمل ہوتی ہے۔ اور ان سے بھی اچھے ہوتے ہیں جو ان کے آباؤ اجداد کہلاتے تھے۔ نظر نہیں آتیں۔ ان کی نیکی نا تربیت یافتہ لوگوں کی برائی کے نیچے چھپ جاتی ہے۔ جیسے ایک مچھلی سارے تالاب کو گندہ کر دیتی ہے۔ اسی طرح کمزور لوگ جو تربیت سے پورا حصہ نہیں پاتے۔ اپنے نقائص سے باقیوں کی عمدہ حالت کو بھی پوشیدہ کر لیتے ہیں۔ پس سب سے زیادہ خطرہ کسی جماعت کے لئے اس وقت ہوا ہے جب اس کی کثرت ہو جاتی ہے۔ آپس میں ایک دوسرے سے معاملے پڑتے ہیں۔ جن کی وجہ سے شقاق اور تفرقہ پیدا ہو جاتا ہے۔ جب وہ تھوڑے سے ہوتے ہیں تو چونکہ ان کے تعلقات غیروں سے ہوتے ہیں۔ اس لئے لڑائی جھگڑا شقاق اور اختلاف غیروں سے ہوتا ہے۔ اس وقت ان کی نظروں میں آپس کے عیب پوشیدہ ہوتے ہیں۔ یا یوں کہو کہ ایسی حالت میں خواہ مخواہ انہیں ایک دوسرے کے عیب تلاش کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ مگر جب امن ہو جائے اور دیر تک غیروں سے امن میں رہنے لگیں۔ تو بجائے غیروں کی عیب گیری کرنے کے آپس کی عیب جوئی میں لگ جاتے ہیں۔ جس طرح دوسرے سلسلوں کے ساتھ یہ بات لگی ہوئی تھی۔ اسی طرح ہماری جماعت کی ترقی کے ساتھ بھی یہ بات لگی ہوئی ہے اور جس طرح دوسروں کو اس فتنہ کا مقابلہ کرنا ضروری تھا اسی طرح ہمارے لئے بھی ضروری ہے کہ ہم بھی اس کا مقابلہ کریں۔ میں نے دیکھا ہے کہ جو جماعتیں زیادہ پرانی ہیں۔ اور جن کی تعداد زیادہ ہے اور وہ اپنے آپ کو امن میں سمجھتے ہیں ان میں آپس میں شقاق کے آثار پائے جاتے ہیں۔ لیکن جہاں کے لوگ دشمن کے مقابلہ میں ڈٹے ہوئے ہیں۔ اور جماعتیں نئی ہیں۔ وہاں شقاق نہیں۔ بلکہ محبت اور پیار ہے۔ جہاں جہاں بھی (دعوت الی اللہ) میں سستی پائی جاتی ہے۔ چونکہ وہ لوگ کام کرنے کے تو عادی ہو چکے ہیں۔ اس لئے اگر غیروں میں کام نہیں کرتے۔ تو آپس میں ہی لڑنے جھگڑنے لگ جاتے ہیں۔ اس لئے میں دوستوں کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ ہمیشہ سچی کامیابی روحانیت سے حاصل ہوتی ہے۔ مگر جس ایمان کا نتیجہ آخر میں بگاڑ اور شقاق اور اختلاف ہو معلوم ہوا وہ حقیقی ایمان نہ تھا۔ اس میں کوئی عیب کوئی کمزوری اور کوئی نقص ضرور تھا۔

میں نے بہت دفعہ تحقیق کر کے دیکھا ہے کہ جتنے جھگڑے اور اختلاف ہوتے ہیں ان کی وجہ ایسی حقیر اور معمولی ہوتی ہے کہ حیرت آتی ہے عقلمند انسان کس طرح اس کی بنا پر جھگڑا پیدا کر سکتا ہے۔ اور جب کوئی سمجھدار اور معاملہ فہم شخص اس جھگڑے کے فیصلہ کے لئے بھیجا گیا تو بہت جلدی اس کا خاطر خواہ فیصلہ ہو گیا۔ اس وقت وہی لوگ حیرت سے کہتے ہیں۔ بہت جلدی فیصلہ ہو گیا۔ حالانکہ فیصلہ جلدی ہونے پر تعجب نہیں۔ تعجب اس بات پر ہوتا ہے کہ اس معمولی سی بات پر لڑائی اور جھگڑا کیوں ہوا۔ بات یہ ہوتی ہے کہ جب ایک سمجھ دار شخص اس معاملہ کو ان کے سامنے رکھتا ہے تو چونکہ وہ بہت معمولی ہوتا ہے۔ اس لئے ان لوگوں کی فطرت اور عقل ان کو ملامت کرتی ہے کہ اتنی سی بات پر لڑائی جھگڑا کیسا۔ اور ان کے دل صاف ہو جاتے ہیں۔ اس وقت وہ سمجھتے ہیں۔ خاص طور پر ایسے ذرائع پیدا ہو گئے ہیں کہ معاملہ کا بآسانی فیصلہ ہو گیا۔ حالانکہ اصل بات یہ ہوتی ہے کہ فساد اور لڑائی کا موجب بہت کمزور ہوتا ہے اور جب اس کی کمزوری بتا دی جاتی ہے۔ تو فساد دور ہو جاتا ہے۔ بیسیوں واقعات جو میرے سامنے آتے ہیں۔ ان میں شاذ ہی کوئی ایسا ہوتا ہے۔ جس میں حقیقی نقص نظر آئے۔ عموماً نہایت چھوٹی چھوٹی اور حقیر باتوں پر اختلاف پیدا ہو جاتا ہے۔ جو بڑھتا بڑھتا یہاں تک بڑھ جاتا ہے کہ اکٹھے (عبادت کرنا) چھوڑ دیتے ہیں۔ آپس میں بولنا چھوڑ دیتے ہیں۔ یہ نتیجہ ہوتا ہے اس بات کا کہ ایسے لوگوں نے (دین حق) کے مغز اور روح کو نہیں سمجھا ہوتا۔ جو یہ ہے کہ جہاں تک ممکن ہو انسان اپنے بھائی کے قصور معاف کرے۔ عفو (دین حق) کا مغز اور روح ہے سزا محض شرطی طور پر جائز ہے۔ اور اس وقت جائز ہے جب سزا کے بغیر کوئی چارہ نہ ہو۔ اور اس کے بغیر فتنہ پیدا ہوتا ہو۔ لیکن نہایت عجیب بات ہے کہ لوگ خیال کرتے ہیں اپنا حق لینا خواہ جبری طور پر ہی لینا پڑے اصل حکم ہے۔ حالانکہ اصل حکم عفو ہے۔ (دین حق) کہتا ہے جب انسان کسی پر رحم کر سکتا ہے۔ عفو کر سکتا ہے۔ تو معاف کرے۔ ایک ہی موقعہ پر اپنے حق کا مطالبہ جائز ہوتا ہے۔ جب کہ فتنہ و فساد کا ڈر ہو۔ مگر اس کے لئے بھی قواعد ہیں۔ اور ان کی پابندی ضروری ہے۔ جب کوئی دیکھے کہ فلاں نے مجھ پر زیادتی کی ہے اور وہ اس میں بڑھتا جاتا ہے۔ تو اس کی طرف اوپر کے افسروں اور ذمہ دار لوگوں کو توجہ دلائے۔ اسے یہ حق حاصل نہیں کہ اس معاملہ کو اپنے ہاتھ میں لے لے۔ ہماری جماعت میں جہاں اس قسم کا کوئی معاملہ ہو امام جماعت کو اطلاع دینی چاہئے کہ فلاں نے مجھ سے یہ بدسلوکی کی ہے جسے میں معاف نہیں کر سکتا۔ تب تحقیقات کی جائے گی۔ اگر قصور ثابت ہو گیا اور سزا ضروری سمجھی گئی تو سزا دی جائے گی۔ اور اگر جرم ثابت نہ ہوا تو بتا دیا جائے گا کہ جرم ثابت نہیں ہے۔

اگر اس طرح ہو تو کوئی فتنہ اور کوئی فساد کسی جگہ پیدا نہیں ہو سکتا۔ مگر مشکل یہ ہے کہ لوگ ایک درمیانی چال چلتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ ایک طرف تو مقابلہ نہ کرنا۔ اور دوسری طرف معاف نہ کرنا۔ یہ حد درجہ کی بزدلی ہے۔ اور اس طرح معاملہ بہت بڑھ جاتا ہے۔ اگر کسی معاملہ کو کوئی شخص چھوڑتا ہے۔ تو پورے طور پر چھوڑے۔ اور اگر نہیں چھوڑنا چاہتا تو چلائے۔ اس کا کیا مطلب کہ اس بات کو دل میں تو رکھے اور منہ سے کہے میں نے اس بات کو جانے دیا۔ اس کا دل میں رکھنا بتاتا ہے کہ اس نے جانے نہیں دیا۔ بلکہ موقع کا منتظر ہے کہ کب موقع ملے تو بدلہ لوں۔ (صاحب ایمان) کو ایک طریق اختیار کرنا چاہئے۔ یا تو معاف کر دینا چاہئے۔ اور یا پھر تحقیقات کے لئے ذمہ دار لوگوں کے سامنے لانا چاہئے۔ جو شخص یہ کہتا ہے کہ میں نے فلاں معاملہ معاف کر دیا۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ پھر وہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کبھی اس بات کو ذہن میں نہ لائے اور سمجھ لے گویا وہ واقعہ ہوا ہی نہیں لیکن اگر معاف نہیں کرتا۔ تو اس کا فرض ہے کہ اسے چلائے جہاں تک کہ (احکام دینیہ اجازت دیتے ہیں) اعلیٰ افسر یا امام جماعت کے پاس اس بات کو پہنچائے اگر کوئی شخص ایسا نہیں کرتا یعنی نہ تو معاف کرتا ہے اور نہ آگے چلاتا ہے تو وہ مفسد ہے۔ وہ پھوڑے کو چھپا کر رکھتا ہے۔ اس لئے نہیں کہ اپنے قصور وار بھائی کو معاف کرتا ہے۔ بلکہ اس لئے کہ پیپ بڑھے۔ اس طرح فساد اور زیادہ بڑھتا ہے۔ لیکن اگر انسان معاف کر دے تو فساد نہیں ہوتا۔ یا اگر معاف نہ کرے بلکہ معاملہ کو چلائے تو بھی فساد نہیں ہوتا۔ کیونکہ اصل بات کھل جاتی ہے۔ لیکن ان دونوں طریقوں میں سے کوئی بھی اختیار نہ کرے۔ تو وہ فسادی ہے۔ اور اس کا حق نہیں ہے کہ کہے میں نے فلاں بات کو اس لئے جانے دیا کہ فساد ہوگا۔ فساد تو اس طرح ہوگا۔

پس میں ایک تو دوستوں کو یہ نصیحت کرتا ہوں۔ اگر ان کے دل میں سلسلہ کی محبت اور الفت ہے اور وہ سلسلہ کے خیر خواہ ہیں تو جب بھی ان کا آپس میں کوئی اختلاف ہو۔ لڑائی ہو ایک دوسرے کو معاف کر دیں۔ اور اگر معاف نہ کر سکیں۔ تو اس معاملہ کو فیصلہ کے لئے پیش کریں۔ تاکہ اس کا تصفیہ ہو جائے۔ ان دونوں صورتوں کے علاوہ اگر وہ تیسری صورت اختیار کریں گے۔ تو یقیناً اس کے یہ معنی ہوں گے کہ وہ فسادی ہیں۔ اس طرح وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث نہیں بن سکیں گے۔ بلکہ سزا کے مستحق ہوں گے۔ لیکن ان دو باتوں میں سے بھی کوئی ایک اختیار کرنے والوں کو نصیحت کروں گا کہ (دین حق) کا حکم زیادہ تر عفو سے کام لینے کا ہے۔ خدا تعالیٰ رسول کریم ﷺ کے متعلق فرماتا ہے کہ آپ میں عفو بخشش۔ نرمی اور رأفت تھی اور (—) فرماتا ہے۔ تمہارے لئے رسول اسوہ حسنہ ہیں۔ نمونہ ہیں۔ پس جو ہمارے لئے نمونہ ہے وہ جب عفو اور بخشش سے کام لیتا تھا تو ہمارا بھی فرض ہے کہ جب کسی بھائی سے قصور ہو جائے تو اسے سزا دینے کے درپے نہ ہوں بلکہ جہاں تک ہو سکے۔ عفو اور درگذر سے کام لیں۔ مگر عفو اور درگذر کا وہی مطلب ہے۔ جو اوپر بیان ہوا ہے۔ یہ نہیں کہ ڈر کے مارے سامنے تو کچھ نہ کہا۔ اور دل میں اس پھوڑے کو پکاتے رہے۔ جو بھی بزدل ہو گا وہ یہ کرے گا کہ دل سے بات نہ نکالے گا اور موقع تاڑتا رہے گا کہ جب نقصان پہنچا سکے اس وقت اس بات کو نکالے۔ اس سے اگر پوچھا جائے کہ جب یہ بات ہوئی تھی اس وقت تم نے کیوں نہ بیان کی تو کہے گا میں سمجھا فساد ہو جائے گا۔ ہم پوچھتے ہیں اگر یہی وجہ تھی نہ بیان کرنے کی تو پھر آج کیوں بیان کی۔ آج فساد نہیں ہو گا۔ پس جو شخص کسی بات کو اپنے دل میں چھپائے رکھتا ہے اور چھ ماہ یا سال کے بعد نکالتا ہے۔ وہ یا تو بزدل ہے اسے سامنے ہونے کی جرات نہ تھی۔ بزدلی کا نام اس نے عفو رکھ لیا جیسے حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) فرمایا کرتے تھے کہ اگر ایک نامرد کہے میں عفیف ہوں یا ایک اندھا کہے کہ میں حرص اور لالچ کی نظر سے کسی کے مال کو نہیں دیکھتا۔ یا جس کے ہاتھ نہ ہوں وہ کہے میں نے کبھی کسی کو چپیڑ نہیں ماری تو یہ اس کی کوئی خوبی نہ ہو گی۔ جس بات کی طاقت ہی نہیں۔ اس کے نہ کرنے میں خوبی کیسی۔ پس بزدل ہے جو کہتا ہے میں نے فلاں کو معاف کر دیا۔ اس نے معاف کہاں کیا۔ جب کہ دل میں اس بات کو رکھ لیا۔ ایسا آدمی یقیناً بزدل ہے یا پھر شرارتی اور مفسد ہے۔ (صاحب ایمان) کی شان یہ ہے کہ یا تو وہ معاف کر دیتا ہے۔ یا پھر معاملہ کو چلاتا ہے۔ بات کو ذمہ دار لوگوں کے ذریعہ چلانا (احکام دینیہ) کے خلاف نہیں بلکہ دل میں چھپا رکھنا یا بزدلی سے ڈر جانا یہ (احکام دینیہ) کے خلاف ہے اور پھر یہ اور بھی زیادہ (احکام دینیہ) کے خلاف ہے کہ بزدلی کا نام نیکی رکھا جائے کیونکہ ایک تو یہ گناہ کیا کہ دل میں ایک بات کو رکھا۔ اور پھر دوسرا گناہ یہ کیا کہ اسے نیکی قرار دیا۔ اس طرح دوہرا جرم ہو گیا۔ پس میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ دو طریقوں سے ایک طریق اختیار کر لیا کریں۔ یعنی اگر وہ کسی کو معاف کرنا چاہیں تو معاف کر دیں۔ اور اگر معاملہ کو پیش کرنا چاہیں تو پیش کریں مگر پیش کرنے والوں کے متعلق پھر میں نصیحت کروں گا کہ جہاں تک ہو سکے عفو سے کام لیں۔ کیونکہ محبت اس وقت تک قائم نہیں ہو سکتی جب تک عفو سے کام نہ لیا جائے۔ دیکھو ہم اللہ تعالیٰ سے کیا چاہتے اور کس سلوک کی توقع رکھتے ہیں۔ یہی کہ معاف کر دے۔ اگر ہمیں خدا تعالیٰ سے یہی امید اور توقع ہے تو کیا ہمارا فرض نہیں کہ خدا کے بندوں سے ہم بھی ایسا ہی سلوک کریں۔ اگر کوئی شخص لوگوں کے قصور معاف نہیں کرتا۔ اور ہر غلطی پر گرفت کرتا ہے تو اس کا کیا حق ہے کہ خدا تعالیٰ سے عفو کی امید رکھے۔ کیا خدا تعالیٰ اس سے نہ پوچھے گا کہ تم نے میرے بندوں کو چھوٹے چھوٹے قصور معاف نہ کئے۔ تو میں تمہارے بڑے بڑے گناہ کیوں معاف کر دوں؟ مگر وہ جو اپنے بھائیوں کے قصور معاف کرتا ہے۔ جب خدا تعالیٰ کہے گا۔ تم نے انسان ہو کر انسانوں کے قصور معاف کئے۔ پھر میں خدا ہو کر کیوں تمہارے قصور معاف نہ کروں۔ پس اگر تم لوگ چاہتے ہو کہ خدا تعالیٰ تمہارے قصور معاف کرے۔ تو تمہارا بھی فرض ہے کہ لوگوں کے قصور معاف کرو۔ اگر اس نصیحت کو ہماری جماعت کے سب لوگ مان لیں۔ تو تمام فتنے دور ہو سکتے ہیں۔ اور وہی محبت پیدا ہو سکتی ہے جس کا پیدا کرنا (دین حق) کی غرض ہے۔ تم لوگ اس وقت (دین حق) کی نازک حالت کو دیکھو دشمنوں کی کثرت اور ان کے سمجھوتے کو دیکھو اور اپنی جانوں پر رحم کر کے آپس میں اتفاق اور محبت پیدا کرو کیونکہ اس کے بغیر کوئی قوم کامیاب نہیں ہو سکتی۔ میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ آپ لوگوں کے دل صاف کرے۔ ان سے ہر قسم کا بغض نکال دے۔ اور ایک دوسرے کی سچی محبت پیدا کرے۔ جو (اہل ایمان) کا خاصہ ہے۔

(الفضل 4۔ مئی 1926ء)

ابن العطاء

میرا کالم

عام طور پر چھوٹے بچے بڑوں سے باتیں کرنی چاہتے ہیں۔ خاص طور پر اپنے باپ یا اپنے بڑے بھائی سے۔ وہ مختلف باتوں کے متعلق ان سے کچھ نہ کچھ پوچھنا چاہتے ہیں۔ یہی وہ بات ہے جس سے ان کا علم جلد جلد بڑھتا ہے۔ کہا جاتا ہے تاکہ جتنا علم بچے کو اس کی زندگی کے پہلے تین سالوں میں ملتا ہے اتنا یا اسی نسبت سے آئندہ دس سالوں میں بھی نہیں ملتا۔ اس کی اصل وجہ یہی ہے کہ جونہی وہ بات کرنا سیکھتے ہیں وہ اپنے بڑوں سے ماحول کی ہر بات کے متعلق کچھ نہ کچھ پوچھنا چاہتے ہیں۔ بعض بڑے لوگ بڑے شوق سے بچوں کے ساتھ باتیں کرتے ہیں۔ ان کے سوالوں کے جواب دیتے ہیں اور کئی باتوں کی بڑی آسان زبان میں اس طرح تشریح کرتے ہیں کہ بچے خوش بھی ہوتے ہیں اور ان کا علم بھی بڑھتا ہے۔ بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو بچوں کے ساتھ بات کرنا مناسب نہیں سمجھتے۔ یہ بات ان کی طبیعت میں داخل ہی نہیں ہوتی کہ چھوٹے بچے جو سوال پوچھتے ہیں ان کے جواب دینے ضروری ہیں ہو سکتا ہے کبھی کوئی ایسا سوال بھی ہو جس کا جواب اس وقت دیا جانا مناسب نہ ہو لیکن ایسی بات تو سو میں سے ایک ہو گی۔ عام طور پر بچے جو باتیں پوچھتے ہیں ان کا جواب دینا بہت اچھی بات ہے۔ یہ بڑے لوگ باپ یا بھائی ہوں وہ اپنے کام میں مصروفیت کی وجہ سے یا طبیعت کے لحاظ سے چھوٹے بچوں سے زیادہ بات نہیں کرتے۔ بلکہ کوشش کرتے ہیں کہ بچوں کو اپنے سے فاصلے پر رکھیں۔ کئی دفعہ دیکھا گیا ہے کہ کسی دوست کے گھر میں کھانے کی دعوت ہو تو جب کھانے کے لئے بڑے سب لوگ بیٹھتے ہیں تو بچوں کو ایک طرف کر دیا جاتا ہے۔ جہاں تک میری اپنی طبیعت کا تعلق ہے میں اس سے بہت بیزار ہوتا ہوں۔ میں کہتا ہوں کہ بچوں کو پاس لائیے۔ بچے ہی تو گھر کی رونق ہیں۔ بے شک وہ ہمارے ساتھ کرسی پر بیٹھ جائیں یا ہمارے ساتھ کھڑے ہو جائیں لیکن انہیں قریب لائیے۔ ان کی تربیت کا بھی یہ ایک طریق ہے اور اپنے دل کی تسلی اور اطمینان بھی اسی سے ہوتا ہے۔

ایک دن میں نے دیکھا کہ ایک باپ اور اس کا آٹھ دس سالہ بچہ گفتگو کرتے آ رہے تھے۔ یہ گفتگو ریلوے لائن کے قریب تھی اور بچہ اپنے باپ سے پوچھ رہا تھا کہ یہ تو ٹھیک ہے کہ گاڑی کو انجن چلاتا ہے تو گاڑی چلتی ہے لیکن یہ مڑ کس طرح جاتی ہے۔ کبھی میں دیکھتا ہوں کہ یہ دائیں طرف مڑ جاتی ہے اور کبھی بائیں طرف۔ جب یہ دونوں میرے قریب آئے تو باپ کہنے لگا۔ بچے نے یہ سوال کیا ہے اور میں اسے سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں اس کے باپ کے اتنی بات کہنے پر میں نے اس بچے کو پیار کیا اور اسے بتایا کہ گاڑی مڑتی کس طرح ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی میں نے اسے یہ بات بھی بتائی کہ گاڑی کے نیچے اس کی پٹڑی کا ہونا کتنا مفید ہے۔ از خود جس طرف مڑنا ہو مڑتی چلی جاتی ہے۔ گاڑی کا ڈرائیور یعنی ریلوے ڈرائیور خود نہیں موڑتا بلکہ وہ خود بخود مڑتی چلی جاتی ہے کبھی دائیں کو کبھی بائیں کو۔ کبھی سیدھی چلتی ہے تو یہ گویا کہ پٹڑی جو ہے یہ گاڑی کے لئے نہایت مفید ہے۔ یہ بالکل ویسی ہی بات ہے جیسے ہمارے لئے بعض اصول قائم کئے گئے ہیں۔ یا جیسے احکام الٰہی ہیں۔ ہمارے اصول اور احکام الٰہی پٹڑی کی طرح ہیں کبھی وہ ہمیں دائیں موڑتے ہیں کبھی بائیں اور کبھی سیدھا چلاتے ہیں۔ اگر ہم اس بات پر اعتراض کرنے لگیں کہ دائیں کیوں موڑتے ہیں اور بائیں کیوں موڑتے ہیں تو یہ ہماری اپنی غلطی ہو گی گاڑی کو صحیح طور پر چلانے کے لئے اور منزل مقصود تک پہنچانے کے لئے اس کے نیچے پٹڑی بچھائی جاتی ہے انسانوں کو ان کی روحانی منزل تک پہنچانے کے لئے بلکہ جسمانی منزل تک بھی اس کے نیچے بھی پٹڑی بچھائی جاتی ہے اصولوں کے مطابق چلیں احکام الٰہی کو مانیں بلکہ ان کی تعمیل کریں تو یقیناً از خود نہ دائیں مڑنا پڑے گا نہ بائیں بلکہ ان کی زندگی کی گاڑی از خود ضرورت کے مطابق اور بالکل ٹھیک ٹھاک دائیں بھی مڑے گی اور بائیں بھی۔ میری یہ باتیں اس بچے نے بڑی خوشی کے ساتھ سنیں کیونکہ جب میں یہ باتیں اسے بتا رہا تھا تو وہ مسکراتے ہوئے سر ہلا ہلا کر میری ہاں میں ہاں ملا رہا تھا باپ بھی بڑا خوش تھا ان باتوں کے بعد جب باپ بیٹا آگے جانے لگے تو باپ نے میری طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے بیٹے سے کہا اب دیکھنا یہ بات ان کے "کالم" میں آجائے گی۔

واقعی یہ بات ہے ہی کالم میں آنے والی۔ گاڑی کی پٹڑی۔ اصول۔ احکام الٰہی۔ یہ سب باتیں قابلِ غور ہیں۔

انسان جب گناہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ سے دور ہو جاتا ہے۔
گناہ ایسی زہر ہے جس کے کھانے سے انسان ہلاک ہو جاتا ہے۔ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوہدری شبیر احمد- وکیل المال اول

مطالبات تحریک جدید

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت کے دوسرے امام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد نے 1934ء میں ایک تحریک المعروف تحریک جدید جماعت کے سامنے پیش کی۔ اس ضمن میں آپ کا اولین خطاب حسب ذیل الفاظ میں تھا آپ نے فرمایا۔

"آپ لوگوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ ہمارے لئے یہ وقت بہت نازک ہے۔ ہر طرف سے مخالفت ہو رہی ہے اور اس کا مقابلہ کرتے ہوئے سلسلہ کی عزت اور وقار کو قائم رکھنا آپ لوگوں کا فرض ہے ...... اب آپ لوگوں کا کام ہے کہ (-) جو قربانیاں بھی کرنی پڑیں کریں اس کے لئے میں آپ لوگوں سے ایسی بھی قربانیوں کا مطالبہ کروں گا۔ جن کا پہلے مطالبہ نہیں کیا گیا۔ اور ممکن ہے پہلے وہ معمولی نظر آئیں مگر بعد میں بڑھتی جائیں اس لئے ہر گوشے کے احمدی اس کے لئے تیار رہیں۔ اور جب آواز آئے تو فوراً لبیک کہیں۔ ممکن ہے میری دعوت پہلے اختیاری ہو یعنی جو چاہے شامل ہو۔ میں امید کرتا ہوں کہ جس قدر میرا مطالبہ ہو گا اس سے کم طاقت خرچ نہ ہوگی۔ اور جماعت کا ہر شخص قربانی کے لئے تیار رہے گا"

(مطالبات صفحہ 5

اس تحریک کے اجمالی تعارف کے لئے مناسب ہو گا کہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد کے قلم مبارک سے کروادیا جائے۔

آپ نے تحریک جدید کی انیس سالہ مالی قربانی پر مشتمل کتاب کے دیباچہ کے طور پر تحریر فرمایا۔

"1934ء کا سال تھا (-) دیکھنے والوں کو یوں نظر آتا تھا گویا احمدیت ایک بہت چھوٹی کمزور سی کشتی ہے جو چاروں طرف سے ہیبت ناک طوفان میں گھری ہوئی ہے اور اس کے بچنے کی کوئی امید نہیں۔ لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحمت کا ہاتھ جماعت کے سر پر تھا اللہ تعالیٰ نے حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی).... کے دل میں ایک نیا نظام بھی القاء کیا جو جماعت کی حفاظت اور استحکام اور توسیع کے لئے نہایت بابرکت ثابت ہوا یہ نظام "تحریک جدید" کے نام سے موسوم ہے۔"

(انیس سالہ کتاب صفحہ 2

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے اس تحریک کے ماتحت جماعت کے سامنے پہلے انیس مطالبات پیش فرمائے اور کچھ عرصہ بعد آٹھ مزید مطالبات کا اضافہ فرما کر مطالبات کی تعداد کو ستائیس تک بڑھا دیا۔ جن کا خلاصہ خود حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے یوں بیان فرمایا۔

"تمام لوگوں تک پہنچنے کے لئے ہمیں آدمیوں کی ضرورت ہے ہمیں روپے کی ضرورت ہے ہمیں عزم اور استقلال کی ضرورت ہے ہمیں دعاؤں کی ضرورت ہے جو خدا تعالیٰ کے عرش کو ہلا دیں اور انہی چیزوں کے مجموعے کا نام تحریک جدید ہے۔"

اسے کسی قدر تفصیل کے ساتھ ذہن نشین کرانے کے لئے آپ نے فرمایا۔

"تحریک جدید در اصل (-) جدید وہ صرف ان معنوں میں ہے کہ دنیا اس سے ناواقف ہو گئی تھی ورنہ در حقیقت وہ تحریک قدیم ہی ہے.... اور یہ ہماری بد قسمتی تھی کہ ہمیں ایک پرانی چیز کو نئی کہنا پڑا کیونکہ لوگ اس سے ناواقف ہو چکے تھے اور وہ جدید نہیں بلکہ قدیم ہے۔" (-)

(مطالبات صفحہ 3

تحریک جدید کے مطالبات کے ذہن نشین کرانے کے لئے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے تحریک جدید کے تقاضے بھی مختلف زاویوں سے جماعت کے سامنے پیش فرمائے۔ چنانچہ ان میں سے ایک زاویہ حسب ذیل ہے۔ فرمایا۔

"تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے کہ اس کے ذریعے ہمارے پاس ایسی رقم جمع ہو جائے (-) تاکہ کچھ افراد ایسے میسر آجائیں جو اپنے آپ کو خدا کے دین کی اشاعت کے لئے وقف کر دیں اور اپنی عمریں اسی کام میں لگا دیں۔ تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تاکہ وہ عزم و استقلال ہماری جماعت میں پیدا ہو جو کام کرنے والی جماعتوں کے اندر پیدا ہونا ضروری ہے۔"

(مطالبات صفحہ 5

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے اس عظیم الشان تحریک جدید کی اہمیت کو واضح کرنے کے لئے اس کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ سب سے پہلے یہ واضح فرمایا کہ یہ تحریک منجانب اللہ تحریک ہے۔ فرمایا

"میرے ذہن میں یہ تحریک بالکل نہیں تھی۔ اچانک میرے دل میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ تحریک نازل ہوئی پس بغیر اس کے کہ میں کسی قسم کی غلط بیانی کا ارتکاب کروں میں کہہ سکتا ہوں کہ وہ تحریک جو خدا نے جاری کی میرے ذہن میں یہ تحریک پہلے نہیں تھی۔ میں بالکل خالی الذہن تھا۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے یہ سکیم میرے دل پر نازل کی اور میں نے اسے جماعت کے سامنے پیش کر دیا۔ پس یہ میری تحریک نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک ہے۔"

(مطالبات صفحہ 8

جیسا کہ قبل ازیں مطالبات کے بیان شدہ خلاصہ سے ظاہر ہے کہ یہ تحریک صرف مالی تحریک نہیں بلکہ دعوت الی اللہ اور تربیت کی ایک ہمہ گیر تحریک ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے بطور احسان کے نازل کی گئی ہے۔ اس لئے اس میں شمولیت کو انتہائی ضروری قرار دیا گیا اور عدم شمولیت کو سلب ایمان کا موجب قرار دیا۔ فرمایا:۔

"میں سمجھتا ہوں کہ ہر وہ شخص جو اپنے اندر ایمان کا ایک ذرہ بھی رکھتا ہے۔ میری اس تحریک پر آگے آئے گا۔ اور وہ شخص جو خدا تعالیٰ کے نمائندے کی آواز پر کان نہیں دھرتا اس کا ایمان کھویا جائے گا"

(مطالبات صفحہ 9

تحریک جدید میں شمولیت اور اس کا ہمہ گیر خیال رکھنے کے لئے حضرت صاحب نے اکثر بڑے دلکش انداز اختیار فرمائے۔ مثلاً ایک موقع پر فرمایا:۔

"یہ باتیں ایسی ہیں کہ اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے، سوتے جاگتے اور کھاتے پیتے اور ہر لحہ اپنی بیویوں، اپنے بچوں، اپنے دوستوں، اپنے عزیزوں، اور اپنے رشتہ داروں کے کانوں میں ڈالنی چاہئیں اور انہیں ان باتوں پر راسخ اور مضبوط کرنا چاہئے کہ ہماری جماعت خدا کی قائم کردہ جماعت ہے اور خدا تعالیٰ کی قائم کردہ جماعتیں مشکلات کے بغیر ترقی نہیں کرتیں۔ پس ان باتوں کو دہراؤ اور دہراتے چلے جاؤ یہاں تک کہ یہ باتیں تمہارا وظیفہ بن جائیں اور اگر ایک چھوٹے سے بچے سے بھی یہ سوال کیا جائے کہ احمدیت کی ترقی کا کیا ذریعہ ہے تو وہ کہہ اٹھے کہ ہم بغیر قربانی اور جان دینے کے ترقی نہیں کر سکتے اور میں اس کے لئے تیار ہوں۔ ایک عورت سے اگر پوچھا جاوے تو وہ بھی یہی جواب دے اور اگر ایک مرد سے پوچھا جائے تو وہ بھی یہی جواب دے۔ غرض ہر شخص کے ذہن میں یہ باتیں ڈالی جائیں اور اس کے ماتحت جماعت میں ایسا ماحول اور بیداری پیدا کی جائے کہ قربانیاں کرنا کوئی مشکل کام نہ رہے۔"

(مطالبات صفحہ 9

جیسا کہ قبل ازیں عرض کیا جا چکا ہے کہ تحریک جدید بفضل خدا تربیت کا ایک ہمہ گیر منصوبہ ہے جس کے نتیجے میں ہر شخص کہہ اٹھے کہ میں اشاعت دین کے لئے ہر ممکن قربانی کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اس قسم کی تربیت جب نقطہ عروج کو پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس قوم کو غلبہ عطا فرما دیتا ہے۔ تاکہ وہ زمین پر خدا کی بادشاہت قائم کر سکیں۔ اس عظیم الشان غرض کے لئے کہ حضرت بانی سلسلہ کی جماعت دنیا میں خدا کی بادشاہت قائم کر سکے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تحریک جدید کا منصوبہ جاری کیا گیا ہے۔ اس ضمن میں حضرت امام جماعت الثانی کے چند ارشادات ہمیں پیش نظر رکھنے چاہئیں۔

فرمایا۔

"یاد رکھو حضرت (بانی سلسلہ) کی (خدائی خبر) کے مطابق (-) احمدیت کے غلبے کی بنیاد (-) روز ازل سے تحریک جدید کے ذریعہ وابستہ قرار دی گئی ہے۔"

(انیس سالہ کتاب صفحہ 21

پھر ایک موقع پر فرمایا "اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو ایک دفعہ پھر اپنے دل کے خون اس قرنا میں بھر دو۔ ایک دفعہ پھر اپنے دل کے خون اس قرنا میں بھر دو۔ ایک دفعہ پھر اپنے دل کے خون اس قرنا میں بھر دو۔ اور پھر خدا تعالیٰ کی بادشاہت اس زمین پر قائم ہو جائے اسی غرض کے لئے میں نے تحریک جدید کو جاری کیا ہے۔ پس میری سنو اور میری بات کے پیچھے چلو میں جو کچھ کہہ رہا ہوں خدا کہہ رہا ہے میری آواز نہیں ہے۔ میں خدا کی آواز تم کو پہنچا رہا ہوں۔ تم میری مانو خدا تمہارے ساتھ ہو، خدا تمہارے ساتھ ہو، خدا تمہارے ساتھ ہو اور تم دنیا میں بھی عزت پاؤ اور آخرت میں بھی عزت پاؤ۔

(سیر روحانی جلد دوم ص 286

اس منصوبہ کو جو جماعت کی اقتصادی، اخلاقی اور روحانی ترقی کے مقاصد اپنے اندر رکھتا ہے، جماعت کے ہر طبقے میں رائج کرنے کے لئے حضرت صاحب نے جماعت کے ہر طبقے کو خطاب فرمایا اور مناسب حال ہدایات دیں۔ نیز جماعت کی ذیلی تنظیموں کو بھی اس کے ساتھ ہر ممکن تعاون کرنے کے لئے مکلف فرمایا۔ جماعت کے تمام حلقوں سے تعلق رکھنے والی ہدایات ایک محدود وقت میں بیان کرنا تو ممکن نہیں البتہ ذیلی تنظیموں کو جن الفاظ میں آپ نے مخاطب فرمایا اس کا نمونہ درج ذیل ہے فرمایا "قادیان میں بھی اور بیرونی جماعتوں میں بھی ہر جگہ جلسے کئے جائیں۔ لجنہ اماء اللہ الگ جلسے کرے۔ انصار اللہ الگ جلسے کریں خدام الاحمدیہ الگ جلسے کریں اور تحریک جدید کے مطالبات اور اس کے اصول کو پھر تازہ کیا جائے۔ جہاں جماعتیں مختلف حلقوں میں تقسیم ہوں وہاں الگ الگ حلقوں میں جلسے کئے جائیں اور دوبارہ تحریک جدید کو زندہ کر کے اور اس کے مطالبات کی اہمیت بتا کر لوگوں کے اندر زیادہ سے زیادہ قربانی اور ایثار کا مادہ پیدا کیا جاوے"

ذیلی تنظیموں میں سے خدام الاحمدیہ کو تو حضرت صاحب نے تحریک جدید کی فوج قرار دیا۔

(مطالبات صفحہ 164

تحریک جدید کے ستائیس مطالبات جس طرح اجمالی طور پر اس تحریک کو جاری کرنے والے وجود نے بیان فرمائے ہیں وہ آپ نے سماعت فرما لئے ہیں۔ ان میں سے کچھ مالی قربانی سے تعلق رکھتے ہیں، کچھ دعوت الی اللہ سے اور کچھ جزوی یا کلی طور پر وقف زندگی سے۔ کچھ وقف جائیداد سے کچھ مرکز سلسلہ کی تقویت اور وقف اولاد سے اور کچھ اخلاقی اور معاشرتی ذرائع سے۔ ان

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

بوسنیا-امن مذاکرات کے بائیکات کی دھمکی

بوسنیا کی حکومت نے جنگ بندی سے صرف ایک دن قبل بوسنیا کے بارے میں امن مذاکرات کے بائیکاٹ کی دھمکی دیتے ہوئے کہا ہے کہ اگر سرب اپنی جارحیت سے باز نہ آئے تو وہ امریکہ میں ہونے والی امن بات چیت میں شرکت نہیں کریں گے۔ بوسنیا کی حکومت نے یہ دھمکی بوسنیا کے شہروں پر سربوں کی طرف سے کلسٹر بموں کے حملوں کے بعد دی ہے جس میں 14۔ افراد ہلاک اور 100 زخمی ہوگئے۔ سربوں نے ٹزلہ کے قریب بوسنین شہریوں پر کلسٹر بموں سے حملہ کیا۔ اس کے علاوہ سربوں نے فضائی حملے بھی کئے جن میں 5 بچے ہلاک ہو گئے۔ بوسنیا میں منگل 10۔ اکتوبر سے جنگ بندی کی جارہی ہے اور اس ماہ کے آخیر میں امریکہ میں کسی مقام پر متحارب فریقوں کے درمیان امن بات چیت شروع ہو رہی ہے جس میں مستقل نوعیت کا امن سمجھوتہ کیا جائے گا۔ اور نیٹو کی افواج کو متحارب فریقوں کے درمیان تعینات کیا جائے گا تاکہ جنگ دوبارہ نہ شروع ہو سکے اور متعلقہ فریق جنگ بندی کی خلاف ورزی نہ کریں۔

OOO

برطانوی پارلیمنٹ کے اراکین کا بیان

برطانوی پارلیمنٹ کے تین ارکان نے کشمیر کو بھارت کا اٹوٹ انگ تسلیم کرنے سے انکار کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ برصغیر کے اس دیرینہ مسئلہ کو سلامتی کونسل کی قراردادوں کے مطابق حل کیا جائے۔ جس میں کشمیریوں کے حق خود ارادیت کو تسلیم کیا گیا ہے۔ وہ جموں و کشمیر کونسل کے رکن اور پیپلزپارٹی آزاد کشمیر کے رہنما مطلوب انقلابی کی جانب سے اپنے اعزاز میں دیئے گئے ایک عشائیے سے خطاب کر رہے تھے۔

اس موقع پر امور کشمیر کے وفاقی وزیر محمد افضل خان پیپلزپارٹی آزاد کشمیر کے صدر بیرسٹر سلطان محمود چوہدری اور مطلوب انقلابی نے خطاب کیا۔

برطانوی اراکین پارلیمنٹ کے تین رکنی وفد کے قائد اور لیبر پارٹی کے رکن ڈیوڈ اٹکلف نے کہا کہ مسئلہ کشمیر برصغیر میں قیام امن کی راہ میں بڑی رکاوٹ ہے۔ کنزرویٹو پارٹی کے رکن مسٹر گیری والر نے کہا کہ بھارت کے وزیر اعظم جواہر لعل نہرو نے خود کشمیریوں سے حق خود ارادیت کا وعدہ کیا تھا۔ مگر بعد ازاں بھارت اپنے ہی کئے ہوئے وعدے سے منحرف ہو گیا۔ انہوں نے کہا کہ کشمیریوں کے مستقبل کے لئے ان کی رائے کا احترام ضروری ہے۔

رکن پارلیمنٹ مسٹر کون نے کہا کہ بھارتی مظالم کی وجہ سے ہزاروں لوگ بے کسی اور بے بسی کی حالت میں ہجرت کرنے پر مجبور ہوئے ہیں اور اب انتہائی کسمپرسی کی حالت میں زندگی گذار رہے ہیں۔

انہوں نے کہا قیام پاکستان کے بعد سے یہ مسئلہ حل طلب چلا آرہا ہے۔ جنوبی ایشیا میں امن قائم کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس مسئلے کے حل کے لئے سنجیدہ کوششیں کی جائیں۔

OOO

ایران کے لئے ایٹمی ری ایکٹر

چین کے صدر علی اکبر ہاشمی رفسنجانی نے اس بات کی تردید کی ہے کہ چین نے ایران کو ایٹمی بجلی گھر کی فراہمی منسوخ کر دی ہے۔ صدر رفسنجانی ویت نام کے چار روزہ دورہ کے دوران پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ ایرانی صدر نے کہا کہ چین اور ایران دونوں ممالک میں ایٹمی بجلی گھر کی تنصیب کے لئے تنصیب کے مقام اور وقت کے بارے میں بات چیت جاری ہے۔

یاد رہے کہ گذشتہ دنوں امریکی اخبارات میں یہ خبر شائع کی گئی تھی کہ چین نے امریکہ کے ان خدشات کے پیش نظر کہ کہیں ایران جدید ایٹمی ٹیکنالوجی پر دسترس حاصل نہ کر لے' ایران کو ایٹمی بجلی گھر کی فروخت کا پروگرام منسوخ کر دیا ہے۔

ایرانی حکام نے بھی کہا ہے کہ اس ایٹمی بجلی گھر کی تنصیب کا کام معطل کیا گیا ہے۔ منسوخ نہیں ہوا۔

چین پر امریکہ کا سخت دباؤ ہے کہ ایران کو ایٹمی بجلی گھر نہ دیا جائے۔ اس سے قبل امریکہ روس پر اپنا دباؤ کامیابی سے ڈال چکا ہے۔ جس کے نتیجے میں روس کے صدر بورس یلسن نے اعلان کیا کہ وہ ایران کو ایٹمی ری ایکٹر نہیں دے گا۔

OOO

O موصی کا (کلام الٰہی) سے دائمی تعلق:۔ موصی صاحبان کا ایک بڑا گہرا اور دائمی تعلق (کلام الٰہی) کے سیکھنے' (کلام الٰہی) کے نور سے منور ہونے' (کلام الٰہی) کی برکات سے مستفیض ہونے اور (کلام الٰہی) کے فضلوں کا وارث بننے سے ہے۔ اسی طرح (کلام الٰہی) کے انوار کی اشاعت کی ذمہ داری بھی ان لوگوں پر عائد ہوتی ہے۔

(خطبہ فرمودہ 5۔ اگست 1966ء
الفضل 10۔ اگست 1966ء)

ستارہ مظفر

سیدہ صالحہ بیگم صاحبہ

ستارہ مظفر اپنی کتاب "ہراول دستہ" میں سیدہ صالحہ بیگم صاحبہ اہلیہ حضرت میر محمد اسحاق صاحب کے متعلق بعض باتیں پہلے بیان کر چکی ہیں۔ ان کے مضمون کا آخری حصہ اب پیش کیا جاتا ہے۔ لکھتی ہیں۔

مہاجرین کی خدمات جب پاکستان کا قیام عمل میں آیا تو ہندوؤں اور سکھوں کے مظالم کا شکار ہو کر مہاجرین انتہائی بے سروسامانی کی حالت میں کثرت سے آنا شروع ہوئے تو رتن باغ لاہور میں جماعتی انتظام کے تحت یہ لوگ ٹھہرتے۔ ان بے سہارا خاندانوں کو سنبھالنے کے کام کی نگرانی آپ کے سپرد تھی۔ آپ اپنی کارکنان میں بھی بے لوث خدمت کا جذبہ پیدا فرما دیتیں۔ کہ وہ محض خدا تعالیٰ کی خاطر ان پریشان بے سہارا اور بے گھر مظلوموں کی خدمت کریں۔ آپ بوسیدہ کمبلوں میں اپنے ہاتھ سے پیوند لگانا شروع کرتیں اور آپ کا یہ نمونہ رضاکارانہ ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کا جذبہ پیدا کرتا۔ اور سب بڑھ چڑھ کر کام کو نبھانے کی کوشش کرتیں۔ آپ کے حسن انتظام کا یہی راز تھا کہ آپ خود کام شروع کرتیں۔ خدا تعالیٰ کی ہستی پر یقین کامل ایک دفعہ حضرت میر محمد اسحاق صاحب کسی شدید مرض میں مبتلا ہو گئے۔ بیماری لمبی اور نازک ہو گئی۔ یہاں تک کہ ڈاکٹر اور تیمار دار سب گھبرا گئے۔ ایسے مواقع پر خواتین اکثر پریشان ہو جاتی ہیں۔ لیکن آپ نے صبر اور دعا کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا دن کو تیمارداری اور کھانے وغیرہ کے انتظامات کرتیں۔ اور رات کو خدا کے حضور سر بسجود ہو جاتیں۔ آپ کو خدا تعالیٰ پر پختہ ایمان تھا کسی نے گھبراہٹ کا اظہار کیا تو نہایت پر جلال لہجہ میں فرمایا "ایسا مت کہو۔ خدا تعالیٰ نے مجھے تسلی دی ہے کہ آپ کو شفا ضرور ہو گی" آخر خدا تعالیٰ نے آپ کی دعاؤں کو قبول فرماتے ہوئے ناامیدی کے باوجود صحت کاملہ عطا فرمائی۔

آپ دوسروں کا بہت خیال رکھتی تھیں۔ ایک خاتون کا کہنا ہے کہ ایک دفعہ میں نے آپ کے پاس بہت خوبصورت جوتی دیکھی۔ میں نے بہت تعریف کی۔ آپ نے دوسرے دن وہ جوتی مجھے بھجوا دی۔ غرض آپ کی ساری زندگی دوسروں کی فلاح و بہبود میں گزری۔ آپ دریا کو کوزے میں بند کر دینے والی تحریر کی صلاحیت رکھنے والی' تقریر کی ماہر' اور اس زمانے کی نایاب عالم مستورات میں سے تھیں' یہاں تک کہ جماعت کے علماء نازک دینی مسائل سمجھنے کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے۔

آپ دین کے لئے مال' اولاد' جذبات ہر قسم کی قربانی کے لئے ہر وقت تیار رہیں۔ اور دینی کام کے وقت اپنی بیماری اپنے گھربار سب کچھ بھول کر نہایت مستعدی سے کام میں مشغول ہو گئیں۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا اعلیٰ نمونہ دکھایا۔ لمبے عرصے سے بیمار چلی آرہی تھیں آخر خدا کی تقدیر غالب آئی اور احمدی مستورات کے لئے مشعل راہ ہستی اپنے خالق حقیقی سے جاملی۔

8- ستمبر 1953ء کو لاہور میں فوت ہوئیں۔ دوسرے دن قدرت ثانیہ کے دوسرے مظہر نے جنازہ پڑھایا اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے قبر پر لمبی اجتماعی دعا کی۔ خدا تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔ اور احمدی مستورات کو آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

دعائے مستجاب

خدا تعالیٰ سے تعلق رکھنے والا ابتدا میں خدا تعالیٰ کی حمد کرتا ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ خدا اس کی دعا سنے گا اور آخر میں بھی حمد کرتا ہے۔ کیونکہ سمجھتا ہے کہ خدا نے اس کی دعا سن لی۔ یہی اصل مقام ہے۔ جس پر جب انسان پہنچ جاتا ہے تو اس کی ہر ایک دعا سنی جاتی ہے۔

اب میں یہ بتاتا ہوں کہ وہ کیا بات ہے کہ جو سنی ہوئی دعا میں نظر نہیں آتی وہ بھی سن لی جاتی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ حقیقی خیر خواہ وہ ہوتا ہے جو ایسا کام کرے جس میں دوسرے کا فائدہ ہو۔ ایک نادان بچہ اگر ماں سے کہے کہ مجھے سنکھیا کھلا دو تو کیا وہ کھلا دے گی۔ ہرگز نہیں۔ اور جب ماں اپنے بچے کی یہ بات نہیں سنے گی تو ہم یہی کہیں گے کہ اس نے بچے کی بات سن لی۔ کیونکہ بچے کی خواہش تو یہ تھی کہ اسے فائدہ حاصل ہو اور اسے فائدہ اسی صورت میں پہنچا کر اس کی بات نہ مانی گئی۔ اسی طرح خدا تعالیٰ سے دعا کرنے کا اصل غرض یہی ہوتی ہے کہ انسان فائدہ اٹھائے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تمہیں یہ یقین ہو کہ خدا تمہاری دعا ضرور سنے گا تو ہم ضرور تمہیں ہر موقعہ پر تباہ ہونے سے بچالیں گے۔ اگر کسی کو ملیریا بخار چڑھا ہوا ہو اور وہ کونین مانگے تو اسے کونین دینا اس کے لئے مفید ہو گا۔ لیکن اگر تپ محرقہ ہو اور پھر کونین مانگے تو اس صورت میں کونین دینا اس کی بات نہ سننا ہو گی۔ اور اگر نہ دی جائے تو سننا ہو گی۔ اس کی کونین مانگنے سے

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

غرض مرنا تھی یا صحت حاصل کرنا تھا۔ یقیناً اس کی غرض صحت حاصل کرنا ہوگی۔ اور اس کے لئے ضروری ہو گا کہ اسے کونین سنہ دی جائے اور اس طرح اس کی بات سنی جائے! اسی طرح جو شخص اپنے بیٹے کی زندگی کے لئے دعا کرتا ہے میں اس کی مثال لیتا ہوں۔ بیٹے کی زندگی کی اس لئے خواہش کی جاتی ہے کہ انسان کا دنیا میں نام قائم رہے۔ لیکن اگر وہ بیٹا رہتا تو ممکن ہے کہ کافر ہو کر مرتا۔ اب جو اس کی زندگی کے لئے دعا کی جاتی تھی۔ وہ خدا تعالیٰ نے اسے ایمان پر وفات دے کر قبول کر لی۔ پس "مجھے پکارو میں تمہارا جواب دوں گا۔" میں خدا تعالیٰ نے یہ وعدہ نہیں کیا کہ جو کچھ مانگا جائے گا وہ نام کے طور پر دے دے گا بلکہ یہ فرمایا ہے کہ اصل چیز دے گا۔ اس طرح ہر ایک دعا اصلیت کے لحاظ سے ضرور سنی جاتی ہے اور ہم کہہ سکتے ہیں کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ تمام دعائیں نہیں سنی جاتیں یہ' صحیح نہیں ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ دعائیں سب سنی جاتی ہیں۔ جو شخص اس کا انکار کرتا ہے اس کی آنکھیں جھوٹی ہیں۔ اس کے کان جھوٹے ہیں اور وہ خود جھوٹا ہے۔ اور اگر کسی کو ایک سیکنڈ کے لئے بھی شبہ ہوتا ہے کہ اس کی کوئی دعا سنی نہیں جائے گی تو اس کے سب کئے کرائے پر پانی پھر گیا۔ ہمیشہ یہی یقین ہونا چاہئے کہ خدا تعالیٰ نے اس کی ہر ایک دعا سن لی اور ضرور سن لی۔ جب انسان اس مقام پر پہنچ جاتا ہے تو پھر نام کے لحاظ سے بھی اس کی بہت سی دعائیں سن لی جاتی ہیں۔

(الفضل 20- ستمبر 1961ء)

بقیہ صفحہ ۱

انسان خدا تعالیٰ کے احکام اور اس کی نواہی کے نیچے خود کو کر لیتا ہے تو ہر فعل سے پہلے اسے سوچنا پڑتا ہے کہ یہ کام میرے رب کو ناراض کرنے والا تو نہیں۔ پھر حقیقی تقویٰ اسے نور عطا کرتا ہے (۔) کہ تمہیں ایسا نور عطا کیا جائے گا جو تمہاری ساری راہوں پر حاوی ہو گا۔ تمہارے اقوال پر بھی حاوی ہو گا' تمہارے افعال پر بھی حاوی ہو گا' تمہارے حواس پر بھی حاوی ہو گا اور خدا تعالیٰ نے جو قوتیں اور استعدادیں تمہیں عطا کی ہیں ان پر بھی حاوی ہو گا۔ پس تقویٰ سے ایک تو علوم زیادہ ملتے ہیں' ظاہر ہے' کیونکہ ایک تو علوم کا وہ مجموعہ ہے جس میں روحانی علوم شامل نہیں اور ایک علوم کا وہ مجموعہ ہے جس میں ظاہری دنیوی علوم بھی شامل ہیں اور روحانی اور اخلاقی علوم بھی شامل ہیں یعنی کلام الٰہی کے علوم جو تقویٰ کی بنیاد پر تزکیہ نفس کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے انسان حاصل کرتا ہے۔ پھر ان کا استعمال ہے۔

(از خطبہ 22- اپریل 1977ء)

نظارت تعلیم کے اعلانات

گورنمنٹ آف پاکستان کے کمپیوٹر لٹریسی پروگرام کا مختصر تعارف

○ کمپیوٹر کی ایجاد نے بلاشبہ تعلیمی' اقتصادی' دفاعی اور مواصلاتی شعبوں میں ترقی کی رفتار کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کیا ہے اور اب زندگی کے ہر شعبہ میں اس ایجاد کی ضرورت ناگزیر ہو گئی ہے۔ حکومت پاکستان نے اس کی بڑھتی ہوئی ضرورت کے پیش نظر زیادہ سے زیادہ ایسے ادارہ جات کھولنے کا اعلان کیا ہے جہاں پر کمپیوٹر سے متعلقہ کورسز کروائے جائیں۔ اس سلسلہ میں حکومت پاکستان نے مختلف ادارہ جات کو دعوت دی ہے کہ وہ ملک کے مختلف علاقہ جات میں کمپیوٹر ٹریننگ کے ادارہ جات کھولیں۔ مختلف ادارہ جات نے مختلف علاقوں میں کمپیوٹر سنٹرز کا اجراء کیا ہے ان کی تفصیل ذیل میں درج ہے:-

ادارہ۔ کمپیوٹر سینٹرز کھولنے کے علاقے (جو سپرد ہوئے ہیں)
حبیب بینک۔ نوشہرہ' جہلم' اوکاڑہ
یو-بی-ایل۔ شیخوپورہ' صادق آباد' مظفر آباد
زرعی ترقیاتی بینک۔ ڈی۔ جی۔ خان' خضدار' جیکب آباد
انڈسٹریل ڈیولپمنٹ بینک۔ نوشہرو فیروز' ڈی آئی خان
نیشنل بینک۔ میرپور خاص' بہاولپور' سیالکوٹ
این ڈی ایف سی۔ نواب شاہ' گوجرہ
بینکرز ایکویٹی۔ مردان' خیرپور
واپڈا منگورہ' منڈی بہاؤالدین' کوئٹہ' گجرات
پی ایس او۔ بدین' پسنی
پاکستان سٹیل۔ ٹھٹھہ' کوٹ ادو
پی آئی اے۔ لاڑکانہ' میرپور' تربت' گوادر
سٹیٹ لائف۔ قصور' جھنگ
آئل اینڈ گیس ڈیولپمنٹ کارپوریشن۔ ٹنڈو آدم' فتح جنگ' گوجرخان
پی ٹی سی۔ ہری پور' اٹک' ساہیوال
آئی سی پی۔ کراچی
این آئی ٹی۔ سہون شریف

مذکورہ بالا ادارہ جات نے ان مقامات میں سے اکثر مقامات پر کمپیوٹر سنٹرز کا آغاز کر دیا ہے اور بعض مقامات پر ان سینٹرز کا قیام عمل میں لایا جا رہا ہے۔

کورسز اور داخلہ کا طریق کار۔

ان ادارہ جات میں فی الحال دو کورسز کروائے جا رہے ہیں۔ A کورس اور B کورس۔ A کورس میں داخلہ کے لئے کم از کم تعلیمی قابلیت انٹرمیڈیٹ ہے اور B کورس کے لئے A کورس پاس کیا ہونا ضروری ہے۔ A کورس میں داخلہ سے قبل ہر امیدوار کو ایک Aptitude Test اور انٹرویو پاس کرنا ہوتا ہے۔

کورسز کا دورانیہ اور فیس
A-8 ہفتہ- کل فیس-/850 روپے
B-8 ہفتہ- کل فیس-/1200 روپے

وہ تمام طلبہ جو یہ کورس کرنا چاہیں وہ مذکورہ بالا ان ادارہ جات سے رابطہ کریں۔ یہ ادارہ جات قومی اخبارات میں داخلہ کا اعلان کرتے ہیں۔ نظارت تعلیم قومی اخبارات کے حوالہ سے داخلہ جات کے اعلان الفضل میں شائع کرواتی ہے۔ تاہم طلبہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ خود بھی ان دنوں قومی اور مقامی اخبارات کا مطالعہ ضرور کرتے رہیں تاکہ بلا تاخیر وہ داخلہ کے لئے Apply کر سکیں۔

وہ احمدی طلبہ جو اس سلسلہ میں مزید راہنمائی / معلومات چاہتے ہو وہ روزنامہ "جنگ" 95-7-17 رنگین صفحہ ملاحظہ فرماویں۔

اگر پھر بھی مزید معلومات درکار ہوں تو مذکورہ بالا علاقہ جات کے کمپیوٹر سنٹرز میں سے قریب ترین سنٹر سے یا اس کو چلانے والے ادارہ سے معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں۔ نظارت تعلیم بھی معلومات مہیا کر سکتی ہے۔

(نظارت تعلیم)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دیں!

بقیہ صفحہ 4

میں سے سب سے پہلا مطالبہ جو سادہ زندگی سے تعلق رکھتا ہے اس کا ذکر وقت کے اعتبار سے مختصراً بیان کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔

تحریک جدید کا مطالبہ نمبر1 بھی سادہ زندگی کا مطالبہ ہے۔ اس مطالبہ کے ماتحت بیاہ شادی کی بد رسومات ترک کرنے' کھانے اور کپڑے بنوانے میں اسراف سے بچنے نیز سینما بینی سے اجتناب کرنے پر مشتمل ہدایات ہیں۔ اس طرح جماعت کو کفایت شعاری کا عادی بنانا اور اس کے ذریعے جماعت میں مساوات کا قیام مقصود تھا۔ اس ضمن میں حضرت امام جماعت الثانی نے فرمایا:-

"سادہ زندگی کی تحریک کوئی معمولی نہیں بلکہ دراصل دنیا کے آئندہ امن کی بنیاد اسی پر ہے"

(مطالبات صفحہ 23) اس عظیم الشان مطالبے کے جو اثرات جماعت میں پیدا کرنا مطلوب تھا اس کے بارے میں آپ نے فرمایا:-

"جب مشکلات کا وقت آئے تو نہ کھانے کی روک ہماری جماعت کی راہ میں حائل ہو اور نہ لباس کی روک تکلیف میں مبتلا کر سکے۔" نیز فرمایا:

دوسرا پہلو اس مطالبے کا اقتصادی تھا۔ اس میں میرے مدنظر یہ بات تھی کہ اگر جماعت بغیر بچت کرنے کے چندوں میں زیادتی کرتی جائے گی تو اس کا نتیجہ ہو گا کہ کمزور ہوتی جائے گی اس لئے میں نے سوچا کہ ان میں کفایت شعاری کا مادہ پیدا ہو۔"

(مطالبات صفحہ 24)

ایک اور موقع پر فرمایا:-

"سادہ زندگی پر خاص زور دیا جائے۔ سادہ زندگی کے بغیر ہم آنے والی جنگ کے لئے تیار نہیں ہو سکتے۔ ہمارے ایمان کی اس میں آزمائش ہے۔ عورتوں اور بچوں کو خصوصاً اس طرف توجہ دلانی چاہئے۔

(مطالبات صفحہ 28)

سادہ زندگی اور روحانیت سادہ زندگی کے مطالبے کو حضرت صاحب نے ذہن نشین کروانے کے لئے اس کے مختلف پہلوؤں پر خوب خوب روشنی ڈالی۔ ایک موقع پر اسے روحانیت کے اعلیٰ مقام سے وابستہ فرمایا۔

آپ نے فرمایا:- "میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ اس کے بغیر جماعت میں قربانی کا صحیح مادہ کسی صورت میں بھی پیدا نہیں ہو سکتا اور نہ ہی روحانیت کا اعلیٰ مقام حاصل ہو سکتا ہے۔ اور اگر تم سمجھو کہ اس کے بغیر تم روحانیت کا مقام حاصل کر لو گے تو یہ نفس کو دھوکا دینے والی بات ہے۔"

(مطالبات صفحہ 25)

حضرت امام جماعت الثانی نے سادہ زندگی کو ریڑھ کی ہڈی سے تشبیہ دی ہے۔ مختصر وقت کے پیش نظر اس مطالبہ کو مزید تشریح کے ساتھ پیش کرنا ممکن نہیں۔ اس لئے آخر میں ان تمام مطالبات کا ماحصل بیان کر دینا کافی ہو گا۔

فرمایا "پس تحریک جدید کیا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کے سامنے عقیدت کی یہ نیاز پیش کرنے کے لئے کہ وصیت کے ذریعے تو جس نظام کو دنیا میں قائم کرنا چاہتا ہے اس کے آنے میں ابھی دیر ہے اس لئے ہم تیرے حضور اس نظام کا ایک چھوٹا سا نقشہ تحریک جدید کے ذریعے پیش کرتے ہیں۔"

(لیکچر نظام نو)

اس نظام کے حوالے سے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے فرمایا:-

"پس اے دوستو! دنیا کا نظام دین کو مٹا کر بنایا جا رہا ہے تم تحریک جدید اور وصیت کے ذریعے اس سے بہتر نظام دین کو قائم رکھتے ہوئے تیار کرو مگر جلدی کرو کہ دوڑ میں جو آگے نکل جائے وہی جیتتا ہے"

(لیکچر نظام نو)

سب سے پہلا ہفتہ تحریک جدید

مطالبات تحریک جدید پیش کرنے سے پہلے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے ایک ہفتہ کے اندر جماعت کو باہمی رنجشیں دور کرنے اور یکجان ہو جانے کی تلقین فرمائی۔ چنانچہ سب سے پہلا ہفتہ تحریک جدید اصلاح معاشرہ کے لئے منایا گیا۔ جس میں بڑے ایمان پرور واقعات ہوئے۔ مگر اس وقت ان کی تفصیل کی گنجائش نہیں۔

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 11۔ اکتوبر۔1995ء
درجہ حرارت کم از کم 23 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 35 درجے سنٹی گریڈ

○ کراچی میں پولیس مقابلہ میں ایم کیو ایم کے فہیم کمانڈو سمیت مجموعی طور پر ۱۱۔ افراد کو ہلاک کر دیا گیا۔ فہیم کمانڈو زیر حراست تھا۔ پولیس اس کو اور اس کے ساتھیوں ذیشان اور یوسف کو جیل سے ناظم آباد لے کر گئی تاکہ ان کی نشاندہی پر چھاپہ مارا جائے لیکن ایک بنگلہ سے اچانک فائر کر کے تینوں ہلاک کر دیئے گئے۔ پولیس کی جوابی فائرنگ سے ایک شخص ہلاک ہو گیا۔ موت کے وقت تینوں افراد کے ہاتھ پشت پر ہتھکڑیوں سے بندھے ہوئے تھے۔ اس کے علاوہ کورنگی میں پیلی ٹیکسی میں سوار افراد نے ہوٹل پر فائرنگ کی جس سے 3۔ افراد ہلاک ہو گئے۔ اورنگی ٹاؤن میں کوچ پر فائرنگ سے ڈرائیور اور نامعلوم مسافر ہلاک ہو گئے۔ اس کے علاوہ دو اور افراد کی گولیوں سے چھلنی لاشیں ملیں۔ پولیس مقابلہ کی اطلاع ملتی ہی دوکانیں بند ہو گئیں جگہ جگہ فائرنگ سے خوف و ہراس پھیل گیا۔ ایم کیو ایم کے رکن صوبائی اسمبلی کو گرفتار کر لیا گیا۔

○ سندھ سیکرٹریٹ پر حملہ کی تفتیش نو ایجنسیاں کر رہی ہیں۔ ان میں آئی ایس آئی (مسلح افواج کا خفیہ ادارہ) ایم آئی 'ایف آئی ٹی' نیوی انٹیلی جنس' سی آئی اے' ایف آئی اے' آئی بی اور سپیشل برانچ شامل ہیں۔

○ قومی و صوبائی اسمبلیوں کے تین سابق ارکان کو کواپریٹو سکینڈل میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ان میں ذوالفقار اعوان سابق ایم پی اے شیخ منصور احمد سابق ایم این اے اور چوہدری مجید سابق ایم پی اے شامل ہیں۔

○ کلرکوں کی ہڑتال تیسرے دن بھی جاری رہی۔ انہوں نے آئندہ الیکشن میں بائیکاٹ کی دھمکی دی ہے۔ پورے ملک کے سرکاری دفاتر میں تالہ بندی رہی۔ کلرکوں نے احتجاجی جلسے اور جلوس نکالے۔ مختلف شہروں میں قرآنی خوانی کے بعد مطالبات کی منظوری کے لئے دعائیں مانگی گئیں۔ اپیکا کے ترجمان نے کہا ہے کہ اگر مطالبات منظور نہ ہوئے تو بلاول اور حسین نواز کے منہ کا نوالہ چھین لیں گے۔ یاد رہے کہ بلاول وزیر اعظم بے نظیر کا اور حسین نواز قائد حزب اختلاف نواز شریف کا بیٹا ہے۔

○ پانی و بجلی کے وفاقی وزیر ملک غلام مصطفیٰ کھر نے کہا ہے کہ زائد بل بھیجنے والوں کو واپڈا سے نکال دیا جائے گا۔ غریب آدمی ہیرا پھیری نہیں کرتا۔ ایس ڈی او اور میٹر ریڈر منتھلی لے کر اوپر کے طبقے کی بجلی چوری کرتے ہیں۔ بل کا نظام سادہ بنایا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ان لوگوں پر پہلی دفعہ ہاتھ ڈالا گیا ہے جو سیاسی اثر و رسوخ کی وجہ سے بل نہیں ادا کرتے اب ان کی کوٹھیوں پر چھاپے پڑیں گے۔

○ 22۔ اکتوبر کو تاجر ہڑتال اور ٹرانسپورٹر پہیہ جام کریں گے تاجروں کی چوتھی ہڑتال کی تاریخ کی حتمی منظوری تاجروں کی مرکزی کمیٹی دے گی۔

○ لاہور میں پہلی بار ٹرین میں مسلح ڈکیتی کے دوران ڈاکوؤں نے 'جو کینٹ ریلوے اسٹیشن سے پاکپتن سے آنے والی ٹرین میں سوار ہوئے تھے' مسافروں پر گولیوں کی بوچھاڑ کر کے عورتوں سمیت کئی افراد کو زخمی کر دیا اور درجنوں مسافروں سے بھاری مالیت کی نقدی زیورات اور قیمتی سامان لوٹ لیا۔ لاہور شہر کا ریلوے اسٹیشن قریب آنے پر ٹرین آہستہ ہوئی تو یہ ڈاکو کود کر فرار ہو گئے۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ پاکستان کسی ملک کے خلاف جارحیت کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ ہم نے اقوام متحدہ کے فیصلوں پر ہمیشہ عمل کیا ہے۔

○ کراچی میں فہیم کمانڈو اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت پر تبصرہ کرتے ہوئے وائس آف امریکہ نے کہا ہے کہ جعلی پولیس مقابلوں کے متعلق ایم کیو ایم کا موقف مضبوط ہو گیا ہے ساری کارروائی تین منٹ میں مکمل ہوئی۔ ایسے شواہد نہیں ملتے کہ مقابلہ ہوا ہو۔

اطلاع برائے تبدیلی فون نمبر
کرنل صلاح الدین احمد۔ ڈینٹل سرجن
کیمونری ڈینٹل کلینک لاہور۔ فون: 666548

ہر قسم کی غیر ملکی کرنسی سے متعلق لین دین کا با اعتماد ادارہ
SPECIALISED IN FOREIGN EXCHANGE BUSSINESS
T. M. FOREIGN EXCHANGE CENTRE
329-G PANORAMA CENTRE, THE MALL LAHORE (PAK)
TEL. (92-42) 6368656, 6368389, 6369064, 303235

بہترین میٹریل اور شاندار رزلٹ کیلئے
اعتماد کا نام
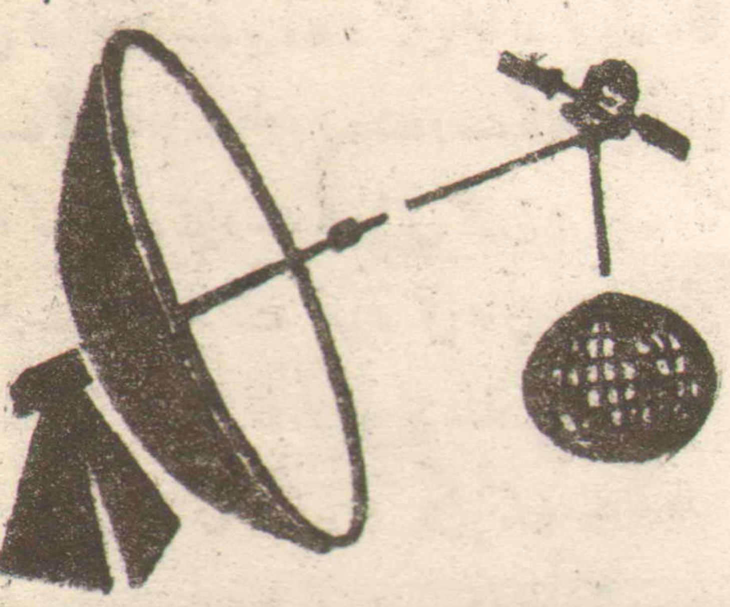
الطاہر سیٹلائٹ سسٹم
اقصیٰ روڈ بوٹا مارکیٹ ربوہ
فون: Ex: 211806

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوالنَّاصِر
نیو الرّحیم جیولرز
پہلی منزل بھایانی چیمبرز
خورشید مارکیٹ حیدری
کراچی۔ فون 664-0231
664-3442
فیکس (92-21) 6643299

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں • کیڈمیم کیساتھ تیار شدہ بغیر ٹانکے کے زیورات۔
• زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جائے گی۔
زیورات کی دنیا میں منفرد نام
نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز: میاں نسیم احمد طاہر
میاں وسیم احمد
فون: دوکان 837، گھر 212175

حبوب مفید اطہراء	اکسیر اولاد نرینہ کورس	تریاقِ معدہ	روشن کاجل	سُرمہ جواہر	ناصر دواخانہ ربوہ
۲۵/-، ۷۵/-	۱۵۰/-	۱۵/-، ۲۵/-	۶/-	۱۰/-	فون: 211434-04524